

ALLAMA IQBAL OPEN UNIVERSITY

Information	Details
Course Code	472
Course Title	Quran Hakeem (حکیم قرآن)
Assignment Number	3
Semester	Autumn
Academic Year	2026

Our Services

Mr Pakistani provides AIOU solved assignments, guess papers, past papers, project assistance, CV making, E-Pay services, website development, WordPress services, and other educational and digital solutions. For assignments, guess papers, educational help, and other services, contact us on WhatsApp: 03036940016.

Join Our WhatsApp

WhatsApp Group — [\(Click Here\)](#)

WhatsApp Channel — [\(Click Here\)](#)

Assignment No. 3

سوال نمبر: 1 سورہ آل عمران کے پہلے رکوع کا ترجمہ و تشریح قلمبند کریں۔

جواب:

مقدمہ و شان نزول سورہ آل عمران

سورہ آل عمران قرآن مجید کی تیسری مدنی سورت ہے۔ اس سورت کا بڑا حصہ ۹ ہجری میں نجران کے عیسائی وفد کی مدینہ منورہ آمد کے موقع پر نازل ہوا۔ اس وفد میں ۶۰ افراد شامل تھے جن میں ان کے مذہبی پیشوا عاقب اور سید (بھی تھے۔ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی الوہیت اور تثلیث کے باطل عقائد پر مناظرہ کرنے آئے تھے۔ سورہ آل عمران کے پہلے رکوع میں اللہ تعالیٰ نے توحید کے عالمگیر دلائل قائم کر کے عیسائیت کے بنیادی باطل عقائد کی رد فرمائی ہے اور قرآن کریم کی حقانیت کو ثابت کیا ہے۔

سورہ آل عمران کے پہلے رکوع (آیات ۱ تا ۹) کا با محاورہ ترجمہ

۱۔ الم۔ (الف، لام، میم)۔ ان حروف مقطعات کا حقیقی مفہوم اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے)۔

۲۔ اللہ (وہ ذات بابرکات ہے کہ) جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ خود زندہ، قائم بالذات ہے اور تمام کائنات کی تدبیر و حفاظت فرمانے والا ہے۔

۳۔ اس نے آپ پر حق کے ساتھ یہ کتاب (قرآن) نازل کی جو اپنے سے پہلی نازل شدہ کتب کی تصدیق کرتی ہے، اور اس نے اس سے قبل تورات اور انجیل نازل فرمائے۔

۴۔ اس سے پہلے لوگوں کی ہدایت کے لیے، اور اس نے فرقان (حق و باطل میں فیصلہ کرنے والی کسوٹی) نازل فرمایا۔ بے شک جن لوگوں نے اللہ کی آیات کا انکار کیا ان کے لیے سخت ترین عذاب ہے، اور اللہ زبردست اور انتقام لینے والا ہے۔

۵۔ بے شک اللہ تعالیٰ پر زمین اور آسمان کی کوئی چھوٹی یا بڑی چیز پوشیدہ نہیں ہے۔

۶۔ وہی ذات ہے جو ماں کے پیٹ (رحم) میں تمہاری صورتیں جیسی چاہتا ہے بناتا ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ غلبے والا اور حکمت والا ہے۔

۷۔ وہی ہے جس نے آپ پر کتاب نازل کی، اس میں سے کچھ آیات حکمت (معنی میں واضح و پختہ) ہیں جو کتاب کی بنیادی اصل ہیں، اور دوسری تشابہات (مبہم یا اشارتا) ہیں۔ پس جن کے دلوں میں ٹیڑھ (زغ) ہے، وہ فتنے کی تلاش اور من مانی تاویل کے لیے تشابہات کی پیروی کرتے ہیں، حالانکہ ان کی حقیقی تاویل اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اور پختہ علم والے (راستخون فی العلم) کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے، یہ سب ہمارے رب کی طرف سے ہے، اور نصیحت صرف عقل مند ہی حاصل کرتے ہیں۔

۸۔ (راخون فی العلم یوں دعا کرتے ہیں) اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو ہدایت عطا فرمانے کے بعد ٹیڑھا نہ کر، اور ہمیں اپنے پاس سے خصوصی رحمت عطا فرما، بے شک تو ہی بے غرض عطا کرنے والا ہے۔

۹۔ اے ہمارے رب! بے شک تو تمام انسانوں کو ایک ایسے دن جمع کرنے والا ہے جس کے آنے میں کوئی شک و شبہ نہیں، بے شک اللہ اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔

جامع و تفصیلی علمی تشریح

۱۔ حروف مقطعات (الم): قرآن مجید کا ان حروف سے آغاز ہونا عرب کے تمام فصحاء اور بلغاء کے لیے ایک چیلنج تھا۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ قرآن انہی عام عربی حروف سے مل کر بنا ہے، مگر اس کے باوجود پوری کائنات مل کر بھی اس جیسی ایک سورت بنانے پر قادر نہیں۔

۲۔ ردِ تثلیث بذریعہ 'الْحَمْدُ لِلَّهِ الْقَيُّومُ': عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو معبود مانتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی دو صفات بیان کر کے ان کا رد فرمایا: 'الحی' (وہ ذات جو ابدی زندگی والی ہے جسے کبھی موت نہیں آسکتی) اور 'القیوم' (جو پوری کائنات کو سنبھالے ہوئے ہے)۔ چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے، کھانا کھاتے تھے اور محتاج تھے، اس لیے وہ معبود یا خدا کے بیٹے ہرگز نہیں ہو سکتے۔

۳۔ نزولِ کتب اور 'فرقان': قرآن کریم کو 'فرقان' کہا گیا ہے کیونکہ یہ حق اور باطل، اور تحریف شدہ آسمانی کتب اور اصل سچائی کے درمیان فرق ظاہر کرتا ہے۔

۴۔ محکمات اور تثابہات کا اصولی قانون: آیات محکمات دین کا اصل فریم ورک ہیں جن میں عقائد، حلال و حرام کے قوانین اور احکام درج ہیں۔ جبکہ تثابہات (مثلاً صفاتِ الہی یا جنت و دوزخ کی کیفیات (بندوں کی آزمائش کے لیے ہیں۔ گمراہ لوگ تثابہات کو بنیاد بنا کر فتنہ پھیلاتے ہیں، جبکہ پختہ علم والے (راخون فی العلم) ہر آیت پر کامل ایمان رکھتے ہیں۔

۵۔ ثباتِ قدم کی دعا (رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا): رکوع کے اختتام پر ہدایت یافتہ لوگوں کو یہ تعلیم دی گئی ہے کہ وہ اپنے علم و تقویٰ پر غرور نہ کریں بلکہ ہمیشہ بارگاہِ الہی میں ثباتِ قدم کی دعا مانگتے رہیں۔

سوال نمبر: 2 سورہ آل عمران کی آیت نمبر ۳۱ تا ۵۴ کے مفہوم کا خلاصہ تحریر کریں۔

جواب:

مضمون و پس منظر (آیات ۳۱ تا ۵۴)

یہ آیات مبارکہ سورہ آل عمران کے روحِ مضمون پر مشتمل ہیں۔ ان میں لمحہ بہ لمحہ محبتِ الہی کی بنیاد، خاندانی نبوت کی فضیلت، حضرت مریم علیہا السلام کی پیدائش و پرورش، حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادتِ معجزانہ اور ان کے عظیم الشان معجزات کا مفصل تذکرہ موجود ہے۔

تفصیلی و جامع خلاصہ) اہم علمی نکات)

- ۱۔ اتباعِ رسول - ﷺ محبتِ الہی کی واحد کسوٹی (آیات ۳۱-۳۲): اللہ تعالیٰ نے واضح فرما دیا کہ اگر تم اللہ سے محبت کا دعویٰ کرتے ہو تو اس کا واحد عمل ثبوتِ نبی کریم ﷺ کی اطاعت و اتباع ہے۔ جو شخص رسول ﷺ کی سنت سے منہ موڑے گا وہ اللہ کی محبت اور مغفرت سے محروم رہے گا۔
- ۲۔ اصطفائے خاندانِ نبوت (آیات ۳۳-۳۴): اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں کی مخلوق پر حضرت آدم، حضرت نوح، آلِ ابراہیم اور آلِ عمران کو نبوت و رسالت کے لیے منتخب فرمایا۔
- ۳۔ نذرِ امِ مریم اور حضرت مریم (علیہا السلام) کا مقام (آیات ۳۵-۳۷): عمران کی زوجہ (حضرت حنہ) نے اپنے پیٹ کے بچے کو بیت المقدس کی خدمت کے لیے نذر کیا۔ لڑکی (حضرت مریم) کی پیدائش پر اللہ نے انہیں شرفِ قبولیت بخشا۔ حضرت زکریا علیہ السلام ان کے سرپرست بنے۔ حضرت مریم کو محراب میں اللہ کی طرف سے غیبی رزق اور بے موسم پھل عطا کیے جاتے تھے۔
- ۴۔ دعائے زکریا (علیہ السلام) اور بشارتِ یحییٰ (آیات ۳۸-۴۱): محرابِ مریم میں غیبی رزق دیکھ کر حضرت زکریا علیہ السلام نے انتہائی پڑھاپے میں اولادِ صالح کی دعا مانگی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرما کر حضرت یحییٰ علیہ السلام کی بشارت دی جو پاکدامن، سید اور نبی تھے۔
- ۵۔ ولادتِ عیسیٰ (علیہ السلام) اور معجزاتِ قاہرہ (آیات ۴۲-۴۹): فرشتوں نے حضرت مریم کو تمام جہانوں کی عورتوں پر فوقیت کی بشارت دی۔ پھر بغیر کسی باپ کے محض اللہ کے حکم 'کن' (کلمۃ منہ) سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حیرت انگیز معجزات دیے گئے: گہوارے میں گفتگو کرنا، مٹی سے پرندہ بنا کر اس میں پرواز کی روح پھونکنا، پیدائشی اندھوں اور کوڑھیوں کو شفا دینا، اور مردوں کو زندہ کرنا۔
- ۶۔ حواریوں کا ایمان اور رفعِ آسمانی (آیات ۵۰-۵۴): حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تورات کی تصدیق فرمائی۔ جب بنی اسرائیل کے سرکشوں نے کفر اور آپ کو قتل کرنے کی سازش کی تو مخلص حواریوں نے 'نَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ' کا نعرہ بلند کیا۔ یہودیوں کے مکر و سازش کے مقابلے میں اللہ نے تدبیر فرمائی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمان پر اٹھالیا۔

سوال نمبر: 3: سورہ آل عمران کے رکوع نمبر ۸ کا ترجمہ و تشریح تحریر کریں۔

جواب:

تعارف و پس منظر رکوع نمبر ۸ (آیات ۷۲ تا ۸۰)

اس رکوع میں مدینہ منورہ کے یہودی علمائے سو کی ان مذموم سازشوں، اخلاقی تنزل، تحریفِ کلام اور امانتوں میں خیانت کا پردہ چاک کیا گیا ہے جو وہ نوحیز اسلامی ریاست اور مسلمانوں کے خلاف مسلسل کر رہے تھے۔

با محاورہ و سلیس ترجمہ (آیات ۷۲ تا ۸۰)

۷۲۔ اور اہل کتاب کا ایک گروہ کہتا ہے کہ جو کچھ ایمان والوں پر نازل ہوا ہے اس پر صبح کے وقت ایمان لاؤ اور شام کے وقت انکار کر دو تاکہ وہ (مسلمان) بھی اپنے دین سے پھر جائیں۔

۷۳۔ اور اپنے دین کے پیروکاروں کے سوا کسی اور کی بات پر اعتبار نہ کرو۔ (اے نبی!) آپ فرما دیجیے کہ حقیقی ہدایت تو صرف اللہ ہی کی ہدایت ہے۔ (ان کا حسد یہ ہے) کہ کسی اور کو وہ کچھ کیوں دیا گیا جو تمہیں دیا گیا ہے؟ آپ کہہ دیجیے کہ فضل تو اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے، وہ جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے، اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔

۷۴۔ وہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت کے لیے خاص کر لیتا ہے، اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

۷۵۔ اور اہل کتاب میں سے کوئی ایسا ہے کہ اگر تم اس کے پاس مال کا ڈھیر بھی امانت رکھ دو تو وہ تمہیں لوٹا دے گا، اور ان میں سے کوئی ایسا ہے کہ اگر تم ایک دینار بھی اس کے پاس امانت رکھو تو وہ تمہیں ادا نہیں کرے گا الا یہ کہ تم اس کے سر پر کھڑے رہو۔ یہ اس لیے کہ وہ کہتے ہیں کہ امیوں (عربوں) کے معاملے میں ہم پر کوئی گناہ نہیں۔ اور وہ اللہ پر جانتے بوجھتے جھوٹ بولتے ہیں۔

۷۶۔ کیوں نہیں! جو شخص اپنے عہد کو پورا کرے اور پرہیزگاری اختیار کرے، تو بے شک اللہ پرہیزگاروں سے محبت کرتا ہے۔

۷۷۔ بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے تھوڑی قیمت حاصل کرتے ہیں، ان کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں، اور اللہ قیامت کے دن ان سے کلام کرے گا نہ ان کی طرف نظر رحمت کرے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا، اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

۷۸۔ اور بے شک ان میں ایک گروہ ایسا ہے جو کتاب پڑھتے ہوئے اپنی زبانوں کو مروڑتا ہے تاکہ تم اسے کتاب کا حصہ سمجھو حالانکہ وہ کتاب سے نہیں، اور وہ کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے حالانکہ وہ اللہ کی طرف سے نہیں ہوتا۔

۷۹۔ کسی ایسے انسان کا یہ کام نہیں کہ اللہ اسے کتاب، حکمت اور نبوت عطا فرمائے اور پھر وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ، بلکہ وہ یہی کہے گا کہ اللہ والے (ربانی) بنو اس وجہ سے کہ تم کتاب کی تعلیم دیتے ہو اور خود بھی اسے پڑھتے ہو۔

۸۰۔ اور نہ وہ تمہیں یہ حکم دے گا کہ تم فرشتوں اور انبیاء کو اپنا رب بنا لو۔ کیا وہ تمہارے (مسلم) اطاعت گزار (بن جانے کے بعد تمہیں کفر کا حکم دے گا؟

مفصل و جامع علمی تشریح

۱۔ یہودیوں کی نفسیاتی جنگ (مکر و فریب): مدینہ کے ۱۲ یہودی علماء نے اپنے درمیان طے کیا کہ صبح کے وقت بظاہر مسلمان ہو جائیں اور شام کو مرتد ہو جائیں تاکہ عام مسلمان یہ سوچیں کہ اہل کتاب کے پاس علمی بصیرت ہے، شاید انہیں اسلام میں کوئی خرابی نظر آئی ہے اسی لیے وہ واپس چلے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے ان کی اس سازش کا بھانڈا پھوڑ دیا۔

۲۔ اخلاقی دہرا معیار اور تعصب: یہودی علماء کا خود ساختہ عقیدہ تھا کہ غیر یہودیوں (عرب امیوں) کی جائداد یا امانتیں ہڑپ کرنا جائز ہے۔ اسلام نے اس باطل تصور کو رد کر کے یہ قانونی و اخلاقی ضابطہ قائم کیا کہ امانت داری اور وفائے عہد کا تعلق انسانیت سے ہے، کسی مذہب یا نسل سے نہیں۔

۳۔ تحریفِ لسان (زبان موڑ کر پڑھنا): یہودی علماء تورات کے وہ الفاظ جو نبی اکرم ﷺ کی صفات بیان کرتے تھے، انہیں پڑھتے وقت اپنی زبان کو اس طرح موڑتے تھے کہ لفظ کا معنی بالکل بدل جائے۔

۴۔ عقیدہ توحید اور 'ربانی' بننے کا حکم: انبیاء کرام کبھی بھی اپنی یا فرشتوں کی پرستش کی دعوت نہیں دیتے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور تمام انبیاء کی تعلیم کا مقصد صرف انسانوں کو 'ربانی' (خالص اللہ کا بندہ) بنانا تھا۔

سوال نمبر: 4: سورہ آل عمران کے رکوع نمبر ۹ کا سلیس ترجمہ و مفہوم سپرد قلم کریں۔

جواب:

تعارف رکوع نمبر ۹ (آیات ۸۱ تا ۹۱)

اس رکوع میں عالم ارواح کے اس تاریخی بیثاق (عہدِ نبوت) کا بیان ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء سے لیا تھا۔ نیز دینِ اسلام کی آفاقیت، اور کفر کی حالت میں مرنے والوں کے خوفناک انجام کو کھول کر بیان کیا گیا ہے۔

سلیس و با محاورہ ترجمہ (آیات ۸۱ تا ۹۱)

۸۱۔ اور یاد کرو جب اللہ نے تمام انبیاء سے پختہ عہد لیا کہ جو کچھ میں تمہیں کتاب و حکمت میں سے دوں، پھر تمہارے پاس وہ عظیم رسول (محمد ﷺ) تشریف لائے جو اس کی تصدیق کرنے والا ہے جو تمہارے پاس ہے، تو تم ضرور بالضرور اس پر ایمان لاؤ گے اور اس کی مدد کرو گے۔ اللہ نے فرمایا: کیا تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری عہد قبول کیا؟ انہوں نے عرض کیا: ہم نے اقرار کیا۔ فرمایا: تم گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔

۸۲۔ پھر جو شخص اس عہد کے بعد پھر جائے تو وہی لوگ فاسق و نادان ہیں۔

۸۳۔ کیا وہ اللہ کے دین کے سوا کوئی اور دین تلاش کرتے ہیں؟ حالانکہ جو کوئی بھی آسمانوں اور زمین میں ہے، طوعاً و کرہاً خوشی یا مجبوری سے (اسی کے سامنے سر تسلیم خم کیے ہوئے ہے اور اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

۸۴۔ (اے نبی!) آپ فرما دیجیے: ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس پر جو ہم پر نازل ہوا اور جو ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب (علیہم السلام) اور ان کی اولاد پر نازل ہوا، اور جو موسیٰ، عیسیٰ اور دیگر انبیاء کو ان کے رب کی طرف سے دیا گیا، ہم ان میں سے کسی کے درمیان تفریق نہیں کرتے اور ہم اسی کے مطیع ہیں۔

۸۵۔ اور جو شخص اسلام کے سوا کوئی اور دین تلاش کرے گا تو وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا، اور وہ آخرت میں سخت نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔

۸۶۔ اللہ ایسے لوگوں کو کیسے ہدایت دے گا جنہوں نے اپنے ایمان کے بعد کفر کیا، حالانکہ وہ گواہی دے چکے تھے کہ رسول برحق ہے اور ان کے پاس واضح نشانیاں آچکی تھیں؟ اور اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

۸۷۔ ایسے لوگوں کی بدلہ یہ ہے کہ ان پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔

۸۸۔ وہ اس لعنت میں ہمیشہ رہیں گے، نہ ان سے عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ ہی انہیں مہلت دی جائے گی۔

۸۹۔ سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے اس کے بعد توبہ کر لی اور اپنی اصلاح کر لی، تو بے شک اللہ بخشنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

۹۰۔ بے شک جن لوگوں نے اپنے ایمان کے بعد کفر کیا، پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے، ان کی توبہ (موت کے وقت) ہرگز قبول نہ ہوگی اور وہی لوگ حقیقی گمراہ ہیں۔

۹۱۔ بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور کافر ہونے کی حالت میں ہی مر گئے، اگرچہ وہ زمین بھر کا سونا اپنے فدیہ میں دیں تو بھی ان سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ ان کے لیے دردناک عذاب ہے اور ان کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔

منہوم و تفصیلی معارف

۱۔ عظمتِ مصطفیٰ ﷺ اور بیٹاقِ انبیاء: آیت ۸۱ تمام کائنات میں خاتم الانبیاء حضرت محمد ﷺ کی فضیلت و امامت کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے روحوں کی پیدائش کے وقت تمام جلیل القدر انبیاء سے یہ عہد لیا تھا کہ اگر آپ ﷺ ان کی زندگی میں تشریف لائیں تو تمام انبیاء پر آپ ﷺ کی نبوت پر ایمان لانا اور آپ کی نصرت کرنا فرض ہوگا۔

۲۔ انحصارِ نجات صرف 'اسلام' پر: آیت ۸۵ کائنات کا اٹل قانون بیان کرتی ہے۔ بعثتِ محمدی کے بعد پچھلے تمام شرائع منسوخ ہو چکے ہیں۔ اب قیامت تک کے تمام انسانوں کی نجات صرف اور صرف دینِ اسلام کو قبول کرنے میں منحصر ہے۔

۳۔ عدم قبولیتِ فدیہ: دنیا میں مال و زر سے سزا ٹالی جاسکتی ہے، مگر آخرت میں اگر کوئی کافر پوری زمین کے برابر خالص سونا بھی فدیہ کے طور پر پیش کرے تو قبول نہیں ہوگا اس لیے توبہ کا موقع صرف اس دنیا میں زندہ رہنے تک ہے۔

سوال نمبر: 5 پارہ نمبر چار کے رکوع نمبر ۲ کا ترجمہ و تشریح قلمبند کریں۔

جواب:

تعارفِ رکوع (پارہ ۴، رکوع ۲ / سورہ آل عمران آیات ۱۰۲ تا ۱۰۹)

یہ رکوع امتِ مسلمہ کا دستورِ حیات ہے۔ اس میں حقیقی تقویٰ، وحدتِ امت، حبِ اللہ (قرآن و دین) کو مضبوطی سے تھامنے، اور نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کے عظیم اجتماعی فریضے کا حکم دیا گیا ہے۔

با محاورہ و سلیس ترجمہ (آیات ۱۰۲ تا ۱۰۹)

۱۰۲۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں موت نہ آئے مگر اس حالت میں کہ تم مسلمان (اطاعت گزار) ہو۔

۱۰۳۔ اور تم سب مل کر اللہ کی رسی (قرآن و دین) کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ میں نہ پڑو، اور اپنے اوپر اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی، پھر تم اس کے فضل سے بھائی بھائی بن گئے۔ اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے تو اس نے تمہیں اس سے بچا لیا۔ اس طرح اللہ تمہارے لیے اپنی نشانیاں بیان فرماتا ہے تاکہ تم ہدایت پا جاؤ۔

۱۰۴۔ اور تم میں سے ایک ایسی جماعت ہونی چاہیے جو خیر (بھلائی) کی طرف بلائے، نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے، اور یہی لوگ حقیقی کامیاب ہونے والے ہیں۔

۱۰۵۔ اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو گروہوں میں بٹ گئے اور روشن نشانیاں آنے کے بعد بھی باہم اختلاف کرنے لگے، اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔

۱۰۶۔ جس دن کچھ چہرے روشن (سفید) ہوں گے اور کچھ چہرے سیاہ ہوں گے۔ پس جن کے چہرے سیاہ ہوں گے (ان سے کہا جائے گا) کیا تم نے اپنے ایمان کے بعد کفر کیا تھا؟ پس اپنے کفر کے بدلے عذاب کا مزہ چکھو!

۱۰۷۔ اور جن کے چہرے روشن ہوں گے وہ اللہ کی رحمت (جنت) میں ہوں گے، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

۱۰۸۔ یہ اللہ کی آیات ہیں جو ہم آپ کو حق کے ساتھ پڑھ کر سناتے ہیں، اور اللہ جہان والوں پر ظلم کا ارادہ نہیں رکھتا۔

۱۰۹۔ اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے، اور تمام امور اللہ ہی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں۔

تفصیلی تشریح و معارف

۱۔ حق تقویٰ کی حقیقت: 'اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ' کا مطلب ہے اللہ کی ایسی اطاعت کرنا جس میں نافرمانی کا عنصر نہ ہو، ایسا ذکر کرنا جس میں بھول نہ ہو، اور ایسا شکر کرنا جس میں ناشکری نہ ہو۔ بندے کو ہر وقت اپنی موت کا فکر کرنا چاہیے تاکہ اس کا خاتمہ ایمان پر ہو۔

۲۔ اعتصام بحبل اللہ (اتحاد امت): 'حبل اللہ' سے مراد قرآن کریم اور دین اسلام ہے۔ اسلام سے قبل عرب کے قبائل اوس اور خزرج ۱۲۰ سال سے ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے۔ اسلام کی برکت سے اللہ نے ان کے دل جوڑ دیے اور وہ آپس میں بھائی بھائی بن گئے۔ مسلمانوں کے لیے فرقہ واریت اور باہمی انتشار جہنم کا گڑھا ہے۔

۳۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر: امت مسلمہ کا خیر امت ہونا اس بات سے مشروط ہے کہ اس میں ایک فعال علمی و اصلاحی جماعت موجود رہے جو معاشرے میں نیکی کی ترویج کرے اور برائیوں و بدعات کا سد باب کرے۔

۴۔ قیامت کے دن چہروں کی رنگت: 'يَبْيَضُ وُجُوهُ وُتَسْوَدُ وُجُوهُ' سے مراد ہے کہ قیامت کے دن مخلص اور متقی مومنین کے چہرے نور کے سبب چمک رہے ہوں گے، جبکہ گمراہ اور فتنہ پرور لوگوں کے چہرے حسرت و عذاب کے باعث سیاہ دکھائی دیں گے۔